

خاقانی

افضل الدین ابوبدیل بن خاقانی از سخن سرایان بزرگ ایران نخست حقایقنی
لقب داشته دلی بعد، به مناسبت انتساب به خاقان اکبر منوچهر بن فریدون
شروانشاه، خاقانی تخلص یافت۔ پدرش علی بجا رومادرش کنیرک رومی بود که به دین

اسلام درآمد-

اولین بار تغرب خاقانی نزد شروانشاه و سیله ابوالعلاء گنجوی انجام گرفت - وی پس از خاقانی اکبر به خدمت پسرش خاقان کبیر احتشان درآمد - خاقانی پس مدتی که در دربار شروانشاه زیست ملول گشت و آرزوی سفر عراق کرد - ولی شروانشاه به او اجازه نداد و این امر موجب دل‌تنگی خاقانی گشت -

عاقبت به سفر مکه و در مراجعت هنگام ورود به اصفهان قصیده‌ای در وصف اصفهان ساخت - خاقانی به دربار شروانشاه بازگشت - ولیبه علت سعایت ۵۶۹ باز به حج رفت - در بازگشت به سبب مرگ فرزند و مصائب دیگر به عزلت روی آورد و در تبریز اقامت کرد و در همانجا درگذشت -

از ممد و جان خاقانی خاقان اکبر ابوالهیجا فخرالدین منوچهر بن فریدون شروانشاه و خاقان کبیر جلال الدین ابوالمظفر احتشان بن اعظم از فرمانروایان طبرستان و غیاث الدین محمد بن محمد بن محمد بن ملک‌شاه و رکن الدین ارسلان بن طغرل و سیف الدین اتابک منصور حکمران شمانی و مظفر الدین قزل ارلان و علاء الدین نکلش بن اهل ارسلان می باشند -

خاقانی را بید از سخن سرایان بلند فکر و از استادان بزرگ زمان و از قصیده سرایان درجه اول ایران دانست که در شعر ابتکاری داشته است - از اختصاصات او یکی التزام ردیفهای مشکل در قصاید بلند و طولانی است -

اشعار خاقانی بہ علت اطلاع وسیع ولی بر لغات عربی اصطلاحات فلسفہ و طب،
گاہی از سادگی بیرون می آید۔

قصایدش بیشتر بہ وصف طبیعت و بہار و خزان و صبح شروع می شود۔ و جنبہ
وصف در این قسمتها بسیار قوی است۔ تشبیہات بسیار تار، در اشعار او اغلب زادہ
احساس و قوہ تخیل خود اوست۔ غزلیات خاقانی شامل ابیات لطیف و شور انگیز
است کہ گاندھی تحت تاثر سبک غزلیات سنائی واقع می شود۔

از آثار خانی جز دیوان قصاید و غزلیات او مثنوی ”تحتہ العراقین“ است۔

سوال: نیچے درج فارسی اقتباس کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔

”چوں سلطان محمود غزنوی ولایت عراق را بگرفت

زنی با جملہ کاروان بر باطدیر کچین بود۔ دزدان

کالای او بردند و ازیں دزدان از کوچ و بلوچ

بودند۔ و آن ولایت جایگاھی پیوستہ کرمان است۔

این زن پیش سلطان محمود رفت و تظلم کرد کہ دزدان

کالای من بردند بدیر کچین، کالای من باز بستان یا تاوان

بدہ۔“

(ترجمہ)۔ جب سلطان محمود غزنوی نے عراق کو قبضہ میں کر لیا، ایک عورت تمام
قافلوں کے ساتھ دیر کچین کے سفر پر تھی۔ چوروں نے اس کا سامان لوٹ لیا اور

یہ چور کوچ اور بلوچ کے علاقہ کے تھے اور وہ صوبہ کرمان سے ملا ہوا خطہ ہے۔ یہ
ہوت سلطان محمود کے پاس گئی اور فریاد کی کہ چوروں نے اس کا سامان دیر کچین
میں لوٹ لیا۔ مراسمان واپس کرادے یا تاوان دے۔

”آگاہ باش کہ نماز و روزہ خاص خدای است۔ درو تقصیر مکن
کہ چوں در خاص تقصیر کنی از عام جہاں بازمانی۔ ویداں کہ نماز
را خداوند شریعت برابر کرد باہمہ دین۔ کسی کہ از نماز دست
بازداشت۔ ولی دین را دریں جہاں جزای کشتن است و بدنامی
وراں جہاں عقوبت خدای تعالیٰ۔

(ترجمہ) جان لو کہ نماز اور روزہ خدا کیلئے خاص ہے۔ اس میں کوتاہی مت کرو
کیونکہ جب خاص (چیز) میں کوتاہی کرے گا تو دنیا کی عام چیزوں سے الگ ہو
جائے گا۔ اور جان لو کہ نماز کو شریعت والے نے تمام دین کے برابر رکھا ہے۔
جس آدمی نے نماز سے غفلت برتی (اس کیلئے) اور دین کیلئے اس دنیا میں قتل کی
سزا ہے اور بدنامی ہے اور اس جہان (آخرت) میں خدائے تعالیٰ کا عذاب۔